لنفسک علیہا لا سرعت الیک و
فضلتک علی غیر لما یبلغہا عنک
من طہارتک وان کنتُ لاکرہ
ان تاتی الشام و اخاف علیک
من یہود۔

[عیون الاثر صـ۴۵-۴۶ ج ۱]

انھیں منافع حاصل ہوتے ہیں۔ اگر تو اس کے پاس جائے اور تجارتی کام کرنے کے لئے اپنی آمادگی ظاہر کرے تو وہ دوسرے لوگوں پر تجھے ترجیح دیگی کیونکہ تیری پاکیزگیٔ اخلاق کا اُسے بخوبی علم ہے۔ اگرچہ میں اس بات کو ناگوار محسوس کرتا ہوں کہ تم شام کی طرف جاؤ۔ کیونکہ یہود کے نقصان پہنچانے کا مجھے خوف ہے۔

*

اصغر

غور فرماؤ، لوکو!

تے تسی کھنڈ دے رونے پئے روندے او — اجے آٹے دی خیر مناؤ ، لوکو
عنقریب حکومت اعلان کرنا — آٹا نئیں لبدا ، فاقے کھاؤ لوکو
ملک وچ غریب نئیں رہن دینا — ایس گل تے غور فرماؤ لوکو
یعنی سارے غریب ہیں مار دینے نیں — بنا کفن دے جاؤ ، دفناؤ لوکو
ہر اک کپڑا ہوگیا بہت مہنگا — ننگے رہ کے فیشن اپناؤ لوکو
گلا قوم دا اجے نہیں کٹ ہویا — دوڑ ہور تیز نوں پاؤ لوکو
گریبان اندر جھاتی مار کے تے — اپنیاں کیتیاں اُتے شرماؤ لوکو
گل کہن نوں اصغر نئیں جی کردا — ڈُب جاؤ لوکو! اور مر جاؤ لوکو

عبدالناصر مہاجر ایرانی ممبر سازمان اہل سنت ایران

ایران کے ۳۳ فی صد سُنّی مسلمان ——

نہ ملازمتیں، نہ مسجدیں، نہ مدرسے

ان کے لیے پُورا ایران جیل خانہ ہے

ایرانی اہلِ سنت کے متعلق، باہر کے مسلمان بہت کم جانتے ہیں کہ اصل میں ان کی حالت کیا ہے ؟ شاہ کے دور میں وہ کس حال میں تھے ؟ اور انقلاب کے بعد وہ کس حال میں ہیں؟

اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ باہر کے پریس خواہ مسلمانوں کے زیرِ نگین ہوں یا غیر مسلمانوں کے سب ہی نے ان کی حالت زار کو نظر انداز کیا ہے۔ غیر مسلمانوں کی عدم دلچسپی کی وجہ تو نمایاں ہے لیکن مسلمان اہلِ علم و قلم نے اس سلسلے میں جس بے حسی کا مظاہرہ کیا اسلامی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ روس ہو، برما ہو یا فلسطین، کشمیر ہو یا افغانستان، انڈیا ہو یا اریٹیریا جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں، جب انہیں ظالموں نے ستم کا نشانہ بنایا تو ان کی صدا کے مظلومیت سُن کر عالمِ اسلام جاگ اُٹھا، مسلمانوں کے ضمیر بیدار ہو گئے۔ ہر سطح پر ان کی حمایت و معاونت کی گئی، لیکن بدقسمت ہیں، واقعی بدقسمت ہیں، ایران کے ۳۳ فی صد سے زائد سنی مسلمان کہ پانچ صدیوں سے ظلم و ستم کی چکی میں پسنے کے باوجود آج تک کسی مسلمان اور غیر مسلمان نے ان سے اظہارِ ہمدردی اور ان کی معاونت تو کجا، ان کی طرف اشارہ تک نہیں کیا!! پتہ نہیں واقعی ان کی بدقسمتی ہے یا عالمِ اسلام اور مسلمانوں کی مجرمانہ غفلت! خدا معلوم انہیں کس کی نظر کھا گئی ہے۔

ایران کے اہلِ سنت، فتحِ ایران سے لے کر دسویں صدی ہجری تک، اپنی بساط کے مطابق اسلام، عالمِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمات انجام دیتے رہے۔ موجودہ دور کے درسِ نظامی کے الف ب سے لے کر انتہا تک یا بالفاظِ دیگر نحو میر سے لے کر بخاری تک کی اکثر درسی کتب ایرانی اہلِ سنت علماء کی خدماتِ جلیلہ اور قدرتِ قلم کا بیّن ثبوت ہیں۔

تفسیر میں، اصولِ تفسیر میں، حدیث میں، اصولِ حدیث میں فقہ میں، اصولِ فقہ میں، ادب میں، بلاغت میں، تاریخ میں لغت میں، سیرت میں، مغازی میں، طب میں، ریاضی میں، سائنس میں غرض اسلامی و عصری علوم و فنون میں ایران کے سُنّی اہلِ علم نے عالمِ اسلام کی شاندار خدمات انجام دی ہیں۔ دنیا کا کوئی کتب خانہ ان کی کتابوں سے خالی نہیں، لیکن تماشہ دیکھیے کہ آج انہی اہلِ علم کی سرزمین میں، تہران میں، کرمان میں، مشہد میں۔ غرض کسی شہر میں ان کے نیاز مندوں کو، ان کے پیروں کو مسجد بنانے کی بھی اجازت نہیں۔

آج اسلامی ممالک خاص طور پر پاکستان کے بہت سے اہلِ علم اور علماء بھی ہم سے پوچھتے کہ: کیا واقعی ایران میں اہلِ سنّت بھی رہتے ہیں ؟ راقم الحروف نے انقلابِ ایران کے تین سال بعد پاکستان میں صوبہ پنجاب کی ایک اہم اور معروف دینی درس گاہ میں داخلہ لیا۔ ایک استاد کو جب پتہ چلا کہ میں ایرانی ہوں تو تعجب سے پوچھنے لگے: "آپ سُنّی ہیں یا شیعہ" ؟ میں نے کہا: کیا آپ کو میرے سُنّی ہونے میں شک ہے ؟" فرمانے لگے: "ایران تو شیعوں کا ملک ہے، وہاں سُنّی کہاں ہیں" ؟ مجھے بہت تعجب ہوا، ایک اہلِ علم، ایک معروف دینی درس گاہ کا استاد، جن کتابوں کو پڑھاتا ہے، ان کے مصنفین سب ایرانی سُنّی .... پھر بھی یہ سوالات !!!

جب میں نے غور کیا تو ان کو حق بجانب سمجھا، کیونکہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ایشیاء، افریقہ حتیٰ کہ یورپ کے طلبہ علمی پیاس بجھانے کے لیے ایران کا رُخ کیا کرتے تھے۔ آج انہی علاقوں اور اسی سرزمین کے ایک سرگشتہ و حیران طالب علم نے پنجاب کا رُخ کیا